ذرا سنو امی! شور مچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ شیر خواری کے وقت میں رات بھر روتا رہتا تھا۔ تیرے پاس اتنا دودھ کہاں تھا جو میرے ننھے سے پیٹ کو بھر سکے؟ تمہارے دودھ کے عوض اب میں نے تجھے تین کلو دودھ والی گائے خرید کر دی ہے، جس کے ذریعے تمہارے دودھ پلانے کا احسان چکا دیا ہے۔

افسوس ہے ایسی اولاد پر جو اپنے والدین کی اس طرح دل آزاری کرتی ہے۔ جسے سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

ہمیں ہر وقت تقویٰ پر گامزن رہنا چاہیے۔ اولاد کی پرورش خالص حلال سے کرنا چاہیے۔ گھر کے ماحول کو ایک دوسرے کی قدر دانی، وفاداری اور عزت واحترام سے مزین کرنا چاہیے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا گو رہنا چاہیے کہ ہماری اولاد کو صالح بنا دے جو زندگی میں ہمارے ساتھ احسان سے پیش آئے اور موت کے بعد ہمارے حق میں تیری بارگاہ میں دعا گو رہے۔ محترم والدین یاد رکھیے! آپ کا بچہ آپ کے کردار اور عمل سے جو کچھ سیکھتا ہے اس کو عملی زندگی میں اپناتا ہے۔

اور جو کچھ کتابوں میں پڑھتا ہے وہ اس کردار کے مطابق ہو' تو یہ اس کی تعلیم وتربیت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اگر نوج گھر کا ماحول اور والدین کا سلوک قرآن وسنت کے مطابق نہ ہو' تو بچہ سبق صرف امتحان کے لیے پڑھے گا۔ زندگی ایسے ہی گزارے گا جس طرح اس کی پرورش ہوئی ہے۔ اس صورت میں لوگوں کے سامنے شکوہ شکایت کرنے سے غیبت کا گناہ سمیٹنے سے بڑھ کر کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

آپ کو ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مدنظر رکھ کر اپنے کنبے کی اصلاح کی کوشش کرنا چاہیے: "ألا! كُلُّكُم رَاعٍ وَّ كلُّكم مسئُولٌ عن رعيَّتِهٖ" [متفق عليه] " خبردار! تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔" معاشرے کا ہر فرد نگہبان ہے۔ ہر مکلّف شخص اپنے دائرۂ عمل میں اللہ خالق ومالک کے سامنے اپنے اعمال، اخلاق اور سیرت وکردار کا جوابدہ ہے۔ اس ذمہ داری سے کوئی بھی عاقل بالغ شخص مستثنیٰ نہیں۔ جس شخص کی ذمہ داری کا دائرہ جتنا بڑا ہے؛ اس کا احتساب بھی وسیع پیمانے پر ہوگا۔ روزِ قیامت اللہ ہر بندے سے حساب لیں گے۔ والدین پر اولاد کی صحیح تربیت وتعلیم کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بیٹی پر اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ضروری ہے۔ بیوی پر اپنی عزت، اپنے خاوند، اس کے گھر بار اور بال بچوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

گھریلو زندگی کے روزِ اول سے پوری سنجیدہ کوشش کے ساتھ ساتھ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اپنے "فرائض"، بحسن وخوبی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تاکہ زندگی کے آخر میں اپنے "حقوق" کے لیے رونا اور ہر شخص کے سامنے شکایت اور غیبت کا دفتر کھولنا نہ پڑے۔

سیرتِ پاک قسط:3

سیرت نبی کریم ﷺ

عبدالوہاب خان

ذوالقعدہ ۶ ھ میں عمرہ کرتے ہوئے خواب دیکھ کر ۱۴۰۰ اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عمرہ کے لیے روانہ ہو گئے۔

حدیبیہ پہنچ کر قریش والوں نے مکہ آنے کی اجازت نہ دی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سفارت کے لیے بھیجا۔

بین الاقوامی آداب کے خلاف سفیر کے قتل کی خبر سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درخت کے نیچے "بیعت رضوان" لی۔

سہیل بن عمرو کے ذریعے صلح حدیبیہ طے پایا: مسلمان ابھی واپس جائیں گے، آئندہ سال آکر تین دن رہیں گے۔ مکہ سے مسلمان ہو کر جانے والوں کو واپس بھیجا جائے گا۔ مدینہ سے کوئی مرتد ہو کر آئے تو واپس نہیں کیا جائے گا۔ دس سال تک باہم امن کے ساتھ رہیں گے۔ دیگر قبائل بھی کسی فریق کے حلیف بن سکتے ہیں۔

معاہدہ طے پانے کے بعد حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ زنجیروں میں گھسٹتا ہوا آیا اور اہل اسلام نے دلوں پر پتھر رکھ کر معاہدے کی پاسداری میں انہیں واپس کر دیا۔ سورۃ الفتح نازل ہوئی۔

سریہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ قرطاء کی جانب مہم پر روانہ ہوا۔

سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ عیص کی طرف چل پڑا۔

حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں نے مدینہ میں اجازت نہ پا کر ساحل سمندر پر ڈیرہ ڈالا اور قریشی قافلوں پر گوریلا کارروائیاں شروع کر دیں۔

آخر خود قریش کے مطالبے پر انہیں مدینہ میں پرامن طور پر رہنے کی اجازت مل گئی۔

سریہ جیش خبط نے یمامہ کے سردار ثمامة بن أثال رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے لایا۔ تین دن بعد وہ مسلمان ہوا اور قریش کے خلاف اقتصادی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔

مسلمانوں کو مشرکہ خواتین کے ساتھ نکاح سے منع کیا گیا۔

عرینہ قبیلہ کے خلاف سریہ کرز بن جابر رضی اللہ عنہ واقع ہوا۔

نمازِ خوف کی آیت نازل ہوئی۔ نمازِ استسقاء کے احکام آئے۔

محرم ۷ھ میں غزوہ خیبر واقع ہوا۔ بیعت رضوان والے ۱۴۰۰ مجاہدین کے ساتھ ۲۰۰ گھوڑے شریک ہوئے۔

فتح کے بعد خیبر کی زمین یہود کو عارضی طور پر بٹائی پر کاشت کے لیے دی۔

خیبر کی فتح سے اہل اسلام کی معاشی حالت میں نمایاں بہتری آئی۔

خیبر کی قیدی شہزادی حضرت صفیہؓ بنت حیی کو آزاد کر کے ام المؤمنین کی حیثیت عطا فرمائی۔

حضرت جعفر بن ابی طالبؓ حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے۔

مسجد نبوی کی پہلی توسیع ہوئی۔

نجاشی کے ذریعے قریش کے سردار ابوسفیانؓ کی بیٹی ام حبیبہ رملہؓ سے نکاح ہوا۔

سریہ عمر بن الخطابؓ تربة کی جانب مہم پر روانہ ہوا۔

سریہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ دومة الجندل کی طرف مہم پر بھیجا گیا۔

سریہ ابی بکر الصدیقؓ نجد کی طرف مہم پر گیا۔

سریہ بشیر بن سعدؓ جناب کی طرف مقصد پر روانہ ہوا۔

سریہ غالب بن عبداللہؓ میفعة کی طرف روانہ کیا گیا۔

عرب کا غالب حصہ اسلامی ریاست بن گیا تو بین الاقوامی پیانے پر دعوت دین کے لیے شاہان عالم کو خطوط بھیجے۔

ذوالقعدہ میں صلح حدیبیہ کی شرط کے مطابق صحابہ کرامؓ کے ساتھ عمرہ ادا فرمایا۔ تین دن مکہ میں رہے۔

حضرت میمونہؓ بنت الحارث سے شادی کی۔

۸ھ میں حضرت خالد بن الولیدؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت عثمان بن طلحہؓ جیسے معزز حضرات نے دین اسلام کی قبولیت کا شرف حاصل کیا۔

جمادی الاولیٰ ۸ھ میں 3000 صحابہؓ کے لشکر نے 200000 رومیوں سے غزوہ موتة لڑا۔ اسلامی فوج کے سپہ سالار حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفر طیار بن ابی طالبؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ یکے بعد دیگرے شہید ہوئے۔ ۱۲ مجاہدینؓ نے جام شہادت نوش کیا اور دشمن نے بہت زیادہ نقصان اٹھایا۔ آخر حضرت خالد بن الولیدؓ ۹ تلواریں توڑ کر اسلامی فوج کو دشمن کے نرغے سے بچانے میں اتنے کامیاب ہوئے کہ دشمن کی ٹڈی دل فوج کو تعاقب کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔